کے ایام میں بھی شعبۂ ترجمہ و تفسیر قرآن کی باقاعدہ منظوری دے دی ہے جسے دارالعلوم کے دو اساتذہ مولانا مفتی غلام الرحمٰن اور احقر عبدالقیوم حقانی پڑھا رہے ہیں۔ تعطیلات میں طلبۂ دارالحفظ والتجوید کے علاوہ شرکائے ترجمۂ قرآن کے قیام و طعام اور دیگر ضروریات کی کفالت دارالعلوم کر رہا ہے۔ باقاعدہ درس تفسیر و ترجمہ جاری ہے جس کی وجہ سے دارالعلوم میں طلبہ کی رونق کچھ نہ کچھ موجود ہے۔

ختم بخاری و سندات حفظ کی تقریب | ۲۱ اپریل۔ بعد العصر دارالعلوم حقانیہ کی وسیع مسجد میں ختم بخاری کی تقریب منعقد ہوئی۔ بغیر کسی پیشگی دعوت یا باضابطہ اطلاع کے علاقہ بھر سے مخلصین اور دارالعلوم سے وابستگان کا ایک جم غفیر پہنچ گیا۔ مسجد میں تل دھرنے کی جگہ نہ تھی۔ حضرت شیخ مدظلہ نے بخاری شریف کی آخری حدیث پڑھائی۔ مختصر خطاب کے بعد حضرت مدظلہ کی دعا پر یہ تقریب نماز مغرب سے قدرے قبل اختتام پذیر ہوئی جب کہ اس سے قبل دارالحفظ والتجوید کے طلبہ نے اپنے اساتذہ کی نگرانی میں اپنی سالانہ تربیتی اور اخلاقی تعلیم کا مظاہرہ کیا۔ چھوٹے اور بے زبان اور معصوم بچوں نے شب و روز کی دعائیں، اذکار، علم تجوید سے متعلق سوال و جواب کے علاوہ روزمرہ کے مختلف موضوعات پر اصلاحی، سادہ اور اثر انگیز تقریریں کیں۔ حاضرین و سامعین عش عش کر اٹھے حسن اتفاق سے اس تقریب میں مولانا عبداللہ درخواستی مدظلہ کے صاحبزادہ مولانا فداءالرحمٰن درخواستی (کراچی) بھی تشریف فرما تھے۔ حضرت شیخ الحدیث مدظلہ اور دیگر اساتذہ اور مولانا درخواستی نے اپنے ہاتھوں سے حفظ کرنے والے سولہ بچوں کی دستار بندی کی اور انعامات تقسیم فرمائے۔

○ ۱۳ مارچ۔ علاقہ بھر سے آنے والے وفود اور مخلصین و محبین کی خواہش پر حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کے انتخابات میں کامیابی کے سلسلے میں مولانا سمیع الحق صاحب نے تحصیل نوشہرہ کے تمام حلقہ میں شکریے کے دوروں کا پروگرام رکھا۔ روزانہ نو نو اور بعض ایام میں گیارہ گیارہ جلسوں سے خطاب کیا۔ ہر جگہ استقبال اور خوش آمدید کے مناظر، انتخابی مہم سے بھی سہ چند بڑھ کر تھے۔ ہر جگہ یہی کہا گیا کہ آپ کے ہمارے پاس شکریہ کے لئے آنے کے بجائے ہم آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ کہ حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے انتخابات میں حصہ لے کر ہماری قیمتی رائے اور ووٹ کو ضائع ہونے سے بچالیا۔ بعض ایسے شہر جہاں انتخابی مہم میں نہ جایا جاسکا۔ تب بھی انہوں نے سو فیصد اپنا ووٹ حضرت مدظلہ کے حق میں استعمال کیا۔ اب وہاں کے مخلصین نے مجبور کرکے اپنے شہر آنے کی دعوت دی۔ تو شہر سے باہر نہایت دھوم دھام تزک و احتشام اور فقید المثال استقبال کیا اور دل و جان سے دیدہ و دل بچھا دیا۔ ہر جگہ عقیدتمندی کا ایسا ہی سیلاب تھا کہ خلقت تھی کہ ٹوٹی پڑتی۔

ان پروگراموں میں بھی احقر اور علاقہ کے اکابر علماء ان کے ہمراہ رہے۔ جہاں مولانا سمیع الحق خود نہ پہنچ سکے وہاں حافظ مولانا انوار الحق صاحب نے مفتی غلام الرحمٰن صاحب کی معیت میں شکریہ کے دورے کئے۔